باب: 26

عمر بن عبد العزیزؒ
(680 - 720 AD)

آپ کا نام عمر ہے۔ آپ کی والدہ اُمّ عاصم، حضرت عمر فاروقؓ کی پوتی تھیں۔ اس لیے آپ کی رگوں میں فاروقی خون بھی شامل تھا۔ آپ کے والد عبد العزیز، 21 سال تک مصر کے گورنر رہے۔ چنانچہ آپ کی پرورش ناز و نعم میں ہوئی۔ لیکن ساتھ ساتھ آپ کو، آپ کی تعلیم و تربیت میں بھی بڑا اہتمام ملا۔ آپ نے اس وقت کے جید اساتذہ کی نگرانی میں تعلیم حاصل کی۔ آپ فطرتاً نہایت صالح طبیعت کے مالک تھے۔ اچھی تعلیم و تربیت نے آپ کے جوہروں کو اور بھی زیادہ چمکا دیا۔

عمر بن عبد العزیزؒ نے عملی دنیا میں قدم رکھا تو مختلف ذمہ دار عہدوں پر فائز ہوئے۔ آپ نے ہر جگہ پر دیانت اور اپنے حسنِ عمل کا مظاہرہ کیا۔ ولید نے آپ کو مدینہ کا گورنر بھی بنایا۔ اس دَور میں آپ نے جہاں بہتر نظم و نسق کی طرف توجہ دی وہاں آپ کا بڑا کارنامہ مسجد نبویؐ کی تعمیر کا تھا۔ سلیمان بن عبد المالک کی وفات کے بعد آپ 99AH/718AD میں بہ طور خلیفہ تخت نشین ہوئے۔ آپ اُموی دور کے آٹھویں حکمران تھے۔ آپ کی مدتِ خلافت تقریباً ڈھائی سال رہی۔

آپ علمی اعتبار سے اپنے دَور کے جلیل القدر عالم بھی تھے۔ اگر سیاسی حالات نے آپ کو تختِ شاہی پر نہ بٹھایا ہوتا تو آپ مسندِ علم کی زینت ہوتے۔ امام نووی کہتے ہیں کہ جلالتِ شان، فضیلتِ علمی، صلاح، آثارِ نبویؐ کی اتباع اور خلفائے راشدین کی پیروی پر آپ کے لیے سب کا اتفاق ہے۔

عمر بن عبد العزیزؒ کو خیال ہوا کہ چونکہ ان کا انتخاب شوریٰ سے نہیں ہوا لہٰذا انہیں خلافت کا عہدہ چھوڑ دینا چاہیے۔ چنانچہ اپنی پہلی عوامی تقریر میں کہا: "لوگو! میری خواہش اور عام مسلمانوں کی رائے لیے بغیر مجھے خلافت کی ذمہ داریوں میں مبتلا کیا گیا ہے۔ میں خود اس سے دست بردار ہوتا ہوں، اب تم جسے چاہو اپنا خلیفہ منتخب کر لو"۔ تمام مجمع نے بیک آواز کہا کہ ہم نے آپ ہی کو اپنا خلیفہ منتخب کیا۔ جب آپ نے محسوس کیا کہ لوگ مجھ سے راضی ہیں تب کہیں آپ نے اس بار کو اٹھانا قبول کیا۔

آپ کا مطمعِ نظر اپنے پیشروؤں سے بالکل مختلف تھا۔ آپ کا اصلی مقصد خلافتِ راشدہ کا دوبارہ احیاء تھا۔ لیکن اُموی حکومت کو مکمل جمہوری بنا دینا آپ کے اختیار میں نہ تھا۔ تاہم آپ ان کی برائیوں کو دور کر کے اسے خلافتِ راشدہ سے قریب تر کر دینا چاہتے تھے۔ یہ انقلابی اقدام تھا لہٰذا مشکل بھی تھا لیکن آپ نے اس پر

کام شروع کر دیا۔ اس سلسلہ میں آپ نے سب سے پہلے رعایا کے غصب شدہ مال اور جائداد کی واپسی کے لیے ضروری انتظامات کیے۔ یہاں تک کہ فدک کا علاقہ جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خالصہ تھا اور اس پر مروان نے قبضہ کر لیا تھا اور بعد میں وراثت میں خود آپ کے حصے میں بھی آیا تھا، آپ نے اسے لوٹا دیا۔ یہ وہ کارنامہ ہے جس کی تاریخ میں کوئی مثال نہیں۔

گذشتہ اُموی خلفاء نے بیت المال کو ذاتی خزانہ بنا لیا تھا۔ اسے جائز اور ناجائز آمدنی سے بھرا جاتا اور اسی بے عنوانی سے صَرف بھی کیا جاتا تھا۔ عمر بن عبدالعزیزؒ نے اس کی طرف توجہ دی۔ اس کے لیے شاہی شکوہ کے تمام اخراجات موقوف کر دیے۔ اپنے خاندان کے بھی تمام وظائف بند کر دیئے۔ خود اپنا تمام ذاتی سامانِ امارت بیچ کر اس کی قیمت بیت المال میں جمع کرا دی۔ بیت المال کی حفاظت کے سخت انتظامات کیے۔ ان کے مصارف کی اصلاح کی۔ رعایا کی خوش حالی کے لیے بیشتر اقدامات کیے۔ حکومت کے عہدیداروں کے ظالمانہ رویہ سے عوام کو بچانے کے لیے ضروری کاروائیاں بھی کیں۔

عمر بن عبدالعزیزؒ نے اسلامی شریعت کا احیاء اور اس کی تجدید کی۔ عقائد وعبادات اور اخلاق میں جو تغیر پیدا ہو گیا تھا اسے پوری شدت کے ساتھ روکا۔ زکوٰۃ کے معاملات کو درست کیا۔ شراب نوشی عام ہو چلی تھی اس کو حکماً بند کرایا۔ مذہبی تعلیم کی طرف توجہ کی۔ تمام محدثین کی مدد سے احادیث کے مجموعے مرتب کروائے۔ پچھلے اموی خلفاء نے ایک بُری بدعت یہ جاری کی تھی کہ جمعہ کے خطبات میں وہ حضرت علیؓ پر لعن طعن کیا کرتے تھے۔ عمر بن عبدالعزیزؒ نے اسے بند کروا کر قرآن کی آیت **إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ** (النحل:۹۰) کے پڑھنے کو رائج کیا، جو آج تک جاری ہے۔

ابھی اصلاحات کا یہ سلسلہ جاری تھا کہ عمر بن عبدالعزیزؒ مرض الموت میں مبتلا ہو گئے۔ اس بارے میں خیال ہے کہ یہ زہر کا نتیجہ تھا۔ اس کا سبب یہ بتایا جاتا ہے کہ بنو امیہ نے جب یہ محسوس کیا کہ اگر کچھ دنوں تک آپ کی خلافت قائم رہی تو آپ ان اصلاحات کو اس قدر مستحکم کر دیں گے کہ ان کا اقتدار میں واپس آنا مشکل ہو جائے گا۔ اس لیے انہوں نے آپ کے ایک خادم کی مدد سے زہر دلوا دیا۔

آپ نے بہت مختصر وقت میں عہدِ فاروقیؓ کو زندہ کر دکھایا۔ آپ کے زمانہ کے اکابر بھی کہتے تھے کہ عمر فاروقؓ کا زمانہ دوسرا تھا۔ اُس وقت اسلامی روح زندہ تھی۔ اس کے بر خلاف عمر بن عبدالعزیزؒ کے اقدامات بلاشبہ انقلابی کارنامے کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اسی لیے بعض آپ کو پانچواں خلیفۂ راشد مانتے ہیں۔